الاختبار السنوی العالی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة العالية (بی۔اے۔سال دوم)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1444ھ 2024ء

الوقت المحدد　　الورقة الاولى: التفسير و اصوله　　مجموع الارقام

ثلاث ساعات　　۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی سے دو سوال حل کریں۔

قسم اول ...... تفسير

سوال نمبر ۱:۔ (الف) امام بیضاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفاتحہ کے کتنے اسماء بیان کیے؟ کوئی سے پانچ مع وجوہ تسمیہ بیان کریں؟

(ب) تسمیہ سورۃ فاتحہ کا جزء ہے یا نہیں؟ احناف و شوافع کا اختلاف مع الدلائل لکھیں؟

و هداية الله تعالى تتنوع انواعا لا يحصيها عد كما قال تعالى: {وان تعدوا نعمت الله لا تحصوها} و لكنها تنحصر فى اجناس مترتبة.

(ج) اللہ تعالیٰ کی ہدایت کون سی اجناس مترتبہ میں منحصر ہے؟ بالتفصیل لکھیں؟

سوال نمبر ۲:۔ الذين يؤمنون بالغيب اما موصول بالمتقين على انه صفة مجرورة مقيدة له ان فسر التقوى بترك مالا ينبغى مترتبة عليه ترتب التحلية على التخلية و التصوير على التصقيل او موضحة ان فسر بما يعم فعل الحسنات و ترك السيئات لا شتماله على ما هو اصل الاعمال.

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) ایمان کا لغوی و شرعی معنیٰ لکھیں؟

(ج) {ومما رزقنهم ينفقون} کیا حرام شے پر رزق کا طلاق ہوگا یا نہیں؟ اہلسنت و معتزلہ کا اختلاف مع الدلائل لکھیں؟

سوال نمبر ۳:۔ {ان الذين كفروا} لما ذكر خاصة عبادة و خالصة اوليائه بصفاتهم التى اهلتهم الهدى و الفلاح عقبهم اضدادهم العتاة المردة الذين لا ينفع فيهم الهدى ولا يغنى عنهم الآيات و النذر ولم يعطف قصتهم على قصة المؤمنين كما فى قوله تعالى: {ان الابرار لفى نعيم و ان الفجار لفى جحيم} لتباينهما فى الغرض.

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ لکھیں نیز خط کشیدہ عبارت کی تشریح سپرد قلم کریں؟

(ب) "ان الـذیـن" میں اسم موصول برائے عہد ہے یا برائے جنس یا دونوں کے لیے ہوسکتا ہے؟ اگر برائے عہد ہے تو معہود کون ہے؟

(ج) کفر کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھیں؟

قسم ثانی ...... اصول تفسیر

سوال نمبر 4:۔ درج ذیل اجزاء میں سے صرف تین حل کریں؟

(الف) سب سے آخر میں قرآن پاک کی کون سی سورت یا آیت نازل ہوئی؟ مشہور اقوال لکھیں؟

(ب) کیا ایک آیت کے متعدد اسباب نزول ہوسکتے ہیں یا نہیں؟ مدلل لکھیں؟

(ج) ابوالخیر ابن الجزری کے قول کے مطابق قرآن مجید کی قرآت صحیحہ کون سی ہے؟ مفصل لکھیں؟

(د) سورت کے مکی یا مدنی ہونے میں اصطلاحات ثلاثہ لکھیں؟

☆ ☆ ☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء 2024ء

الورقة الاولی: التفسیر و اصوله

قسم اول ...... تفسیر

سوال نمبر1:۔ (الف) امام بیضاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفاتحہ کے کتنے اسماء بیان کیے؟ کوئی سے پانچ مع وجوہ تسمیہ بیان کریں؟

(ب) تسمیہ سورۃ فاتحہ کا جزء ہے یا نہیں؟ احناف وشوافع کا اختلاف مع الدلائل لکھیں؟

و هداية الله تعالیٰ تتنوع انواعا لا یحصیها عد کما قال تعالیٰ: {وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا} و لٰكنها تنحصر في اجناس مترتبة ۔

(ج) اللہ تعالیٰ کی ہدایت کون سی اجناس مترتبہ میں منحصر ہے؟ بالتفصیل لکھیں؟

جواب: (الف) سورۃ الفاتحہ کے اسماء:

امام بیضاوی علیہ الرحمہ نے سورۃ فاتحہ کے کل چودہ نام بیان کیے ہیں ان میں سے پانچ اسماء اور ان کی وجہ تسمیہ یہ ہے:

ام الکتاب: کیونکہ اس سے کتاب کی ابتداء وافتتاح ہوتا ہے تو گویا کہ یہ کتاب کی اصل اور منشاء ہوا۔

۲۔ سورۃ حمد: کیونکہ یہ سورت حمد پر مشتمل ہے۔
۳۔ سورۃ شکر: کیونکہ یہ شکر پر بھی مشتمل ہے۔
۴۔ سورۃ دعا: کیونکہ یہ دعا پر بھی مشتمل ہے۔
۵۔ سورۃ صلوٰۃ: کیونکہ اس کی قراءت نماز میں واجب یا مستحب ہے۔

(ب) تسمیہ سورۃ فاتحہ کا جزء ہے یا نہیں:

احناف کا مؤقف: احناف کے نزدیک تسمیہ سورۃ فاتحہ کی جزء نہیں اگرچہ قرآن کی جزء ہے۔

دلیل: بخاری و مسلم میں حدیث پاک ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی علیہ السلام، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی تو کسی نے بھی بسم اللہ بلند آواز سے نہیں پڑھی۔

تسمیہ شریف اگر سورۃ فاتحہ کا جزء ہوتا تو سورۃ فاتحہ کی طرح تسمیہ کی قراءت بھی بلند آواز سے ہوتی۔ تسمیہ کی قراءت بلند آواز سے نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ سورۃ فاتحہ کی جزء نہیں۔

شوافع کا مؤقف: شوافع کے نزدیک تسمیہ سورۃ فاتحہ کی جزء ہے۔

دلیل: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بروایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سورۃ فاتحہ کی سات آیات ہیں اور ان میں سے پہلی آیت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہے۔

☆ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی علیہ السلام نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی اور بسم اللہ کو آیت شمار کیا۔

مذکورہ احادیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ تسمیہ سورۃ فاتحہ کا جزء ہے۔

(ج) اللہ تعالیٰ کی ہدایت: اللہ تعالیٰ کی ہدایت درج ذیل تین اجناس مترتبہ میں منحصر ہے۔

۱۔ افاضۃ القویٰ: یعنی وہ قوتیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا فرمائیں تاکہ وہ ان کے ذریعے اپنا معاش اور مصالح تلاش کرنے کی کوشش کر سکے جیسے قوت عقلیہ حواس ظاہرہ و باطنہ۔

۲۔ ادلہ فارقہ: یعنی ایسے دلائل قائم کرنا جو حق و باطل اور صحیح و غلط کے درمیان فرق کر دیں۔

۳۔ ہدایۃ ارسال الرسل: تیسری جنس ہدایت ''ہدایۃ ارسال الرسل'' ہے یعنی لوگوں کی راہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے تاکہ وہ حضرت انسان کو دنیا میں بھیجنے کے مقصد کی طرف راہنمائی فرما سکیں۔

سوال نمبر ۲:۔

اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ اَمَّا مَوْصُوْلٌ بِالْمُتَّقِیْنَ عَلٰی اَنَّہٗ صِفَۃٌ مَجْرُوْرَۃٌ مُّقَیِّدَۃٌ لَّہٗ

اِنْ فُسِّرَ التَّقْوٰی بِتَرْكِ مَالَا يَنْبَغِیْ مُتَرَتِّبَةٌ عَلَيْهِ تَرَتُّبَ التَّحْلِيَةِ عَلَى التَّخْلِيَةِ وَ التَّصْوِيْرِ عَلَى التَّصْقِيْلِ اَوْ مُوْضِحَةٌ اِنْ فُسِّرَ بِمَا يَعُمُّ لِفِعْلِ الْحَسَنَاتِ وَ تَرْكِ السَّيِّئَاتِ لِاشْتِمَالِهٖ عَلٰى مَا هُوَ اَصْلُ الْاَعْمَالِ .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) ایمان کا لغوی و شرعی معنیٰ لکھیں؟

(ج) ﴿وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ کیا حرام شے پر رزق کا طلاق ہوگا یا نہیں؟ ...نت و معتزلہ کا اختلاف مع الدلائل لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب: اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

عبارت کا ترجمہ: "الذین یومنون بالغیب" یا تو متقین کے ساتھ متعلق ہے اس بناء پر یہ اس کی ...ت عقیدہ ہے اور جری حالت میں ہے۔ (یہ احتمال اس وقت ہے کہ) اگر تقویٰ کی تفسیر اس چیز کے ترک ...رمایانے سے کی جائے جو مناسب نہیں۔ اس کا متقین پر ترتب اس طرح ہوگا جیسا کہ آراستگی کا ترتب صفائی ...نے پر اور تصویر کشی کا ترتب قلعی چڑھانے پر ہوتا ہے۔ یا متقین کی صفت موضحہ ہے (یہ ترکیب اس بناء ...للہ ہے کہ) اگر تقویٰ کی تفسیر اس چیز کے ساتھ کی جائے جو فعل حسنات اور ترک سیئات کو عام ہو' کیونکہ یہ ان ...وں پر مشتمل ہے جو تمام اعمال کی اصل ہے۔

(ب) ایمان کا لغوی معنیٰ: تصدیق کرنا۔

اصطلاحی معنیٰ: ان احکام کی تصدیق کرنا جن کے بارے یقیناً معلوم ہو کہ ان کا تعلق نبی علیہ السلام ...اپنے دین سے ہے جیسے توحید' نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ' جنت اور دوزخ وغیرہ۔

(ج) حرام کے رزق ہونے یا ہونے میں اختلاف:

معتزلہ کا مذہب: "معتزلہ کے نزدیک حرام رزق نہیں ہے۔

دلائل: معتزلہ نے اپنے مؤقف پر درج ذیل دیے ہیں۔

دلیل نمبر ۱: رزق کے مفہوم میں تمکین من الانتفاع ہے یعنی اللہ بندوں کی اس شئی سے نفع دینے پر قادر ...ردے اور حرام شرعاً ممنوع الانتفاع ہے۔ جو چیز شرعاً ممنوع الانتفاع ہو وہ قبیح ہوتی ہے' کیونکہ منع کرنے ...اللہ تعالیٰ ہے اور ناہی کی حکمت مقتضی ہے منہی عنہ کے قبیح ہونے کے لیے۔ لہٰذا حرام قبیح ٹھہرا۔ اللہ تعالیٰ ...ی کے اوپر بندوں کو متمکن نہیں کرے گا۔ لہٰذا حرام کے اندر رزق کے معنیٰ نہیں پائے جاتے' کیونکہ رزق ...تے ہی تمکین من الانتفاع کو۔

دلیل نمبر ۲: دوسری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رزق کی نسبت اپنی طرف کر کے رَزَقْنَا فرمایا۔ اب

اگر حرام کو رزق کہیں تو پھر حرام کی نسبت اللہ کی طرف ہوگی اور یہ جائز نہیں ہے۔

دلیل نمبر۳: اللہ تعالیٰ نے مما رزقنٰہم کے انفاق کی وجہ سے مومنوں کی مدح فرمائی ہے۔ اگر حرام کو رزق کہیں تو پھر انفاق حرام بھی موجب مدح ہونا چاہیے حالانکہ حرام کو خرچ کرنا مدح کا باعث نہیں ہے۔

اہلسنت کا مذہب: اشاعرہ کے نزدیک حرام رزق ہے۔

دلیل: حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک حضرت عمرو بن مرۃ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے بارے میں بد بختی نے فیصلہ کر دیا ہے میں تو نہیں جانتا کہ مجھ کو سوائے اپنے ہاتھوں سے دف بجانے کے کسی اور وسیلے سے رزق ملے۔ لہٰذا آپ مجھے اپنے گانوں کی اجازت فرمائیں جن میں فحش گوئی نہ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم کو اس کی اجازت نہیں دے سکتا' کیونکہ دوں گا تو اس میں کوئی عزت اور نعمت نہیں ہے۔ اے دشمن خدا تو نے جھوٹ بولا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے حلال رزق دیا۔ تو نے وہ رزق حاصل کیا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر رکھا ہے۔ اس حدیث پاک میں جس طرح گانے کی کمائی کا حرام ہونا ثابت ہوتا ہے اسی طرح حرام کا رزق ہونا بھی ثابت ہے۔

اللہ نے جو رزق کا اسناد اپنی طرف کیا ہے وہ تعظیم کے لیے کیا ہے یا انفاق پر ابھارنے کے لیے۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ اگر حرام رزق نہ ہوتا تو کبھی حرام کے ساتھ غذا دیا جاتا ہے اس کو رزق نہ کہنا چاہیے حالانکہ ایسا نہیں ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ۔ ۱۲۔

سوال نمبر۳:۔

{اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا} لما ذكر خاصة عبادة و خالصة اوليائه بصفاتهم التى اهلتهم الهدى و الفلاح عقبهم اضدادهم العتاة المردة الذين لا ينفع فيهم الهدى ولا يغنى عنهم الآيات و النذر ولم يعطف قصتهم على قصة المؤمنين كما فى قوله تعالى {اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِىْ نَعِيْمٍ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِىْ جَحِيْمٍ} لتباينهما فى الغرض .

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ لکھیں نیز خط کشیدہ عبارت کی تشریح سپرد قلم کریں؟

(ب) ''اِنَّ الَّذِيْنَ'' میں اسم موصول برائے عہد ہے یا برائے جنس یا دونوں کے لیے ہو سکتا ہے؟ اگر برائے عہد ہے' تو معہود کون ہے؟

(ج) کفر کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ لکھیں؟

جواب: (الف) عبارت کا ترجمہ: ("بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا") جب اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں اور مخلص دوستوں کا ذکر کیا ان کی ان صفات کے ساتھ کہ جن صفات نے ان کو ہدایت اور فلاح کا اہل بنایا تو ان کے بعد مخالفین کا ذکر کیا جو نافرمان اور سرکش ہیں کہ جن کے حق میں نہ کوئی ہدایت نفع مند ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی نشانیاں اور ڈراوے نفع مند ہیں۔ ان کے قصے کا مؤمنین کے قصے پر عطف نہیں کیا گیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول "اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَّ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ" میں ہے، کیونکہ یہ غرض میں مختلف ہے (یعنی دونوں قصوں کی غرض مختلف ہے)۔

خط کشیدہ کی تشریح: یہ عبارت ایک سوال کا جواب ہے۔ سوال یہ ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ما قبل عبارت کی ضد ہے۔ (کہ اس سے پہلے ایمان والوں کا ذکر ہوا) جب ضد ہے تو پھر عطف کون چاہیے کیونکہ دونوں کے درمیان جامع وہمی پایا گیا جیسا کہ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَّ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ میں عطف کیا گیا؟

تو اس سوال کا جواب علامہ مفسر نے دیا کہ اس جملہ کو اِنَّ الْاَبْرَارَ الخ والی آیت پر قیاس نہیں کر سکتے کیونکہ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کا ماقبل سے کمال انقطاع ہے۔ جن جملوں کے درمیان کمال انقطاع ہو وہاں عطف چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اس لیے یہاں عطف نہیں کیا گیا۔

(ب) اسم موصول کی وضاحت: اِنَّ الَّذِیْنَ میں موصول برائے عہد بھی ہو سکتا ہے۔ تب اس سے مراد معین لوگ ہوں گے جیسے ابولہب، ابوجہل، ولید بن مغیرہ، احبار یہود اور موصول برائے جنس ہو سکتا ہے۔ تب یہ ان لوگوں کو شامل ہوگا جو کفر پر ڈٹے رہے اور ان کے علاوہ۔

(ج) کفر کا لغوی معنی: ستر نعمت یعنی نعمت کو چھپانا

اصطلاحی معنی: اصطلاح شرع میں اس چیز کا انکار کرنا جس کے بارے بالیقین معلوم ہو کہ رسول اس کو لے کر آئے ہیں۔

قسم ثانی ...... اصول تفسیر

سوال نمبر ۳: - درج ذیل اجزاء میں سے صرف تین حل کریں؟

(الف) سب سے آخر میں قرآن پاک کی کون سی سورت یا آیت نازل ہوئی؟ مشہور اقوال لکھیں؟

(ب) کیا ایک آیت کے متعدد اسباب نزول ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ مدلل لکھیں؟

(ج) ابو الخیر ابن الجزری کے قول کے مطابق قرآن مجید کی قرآت صحیحہ کون سی ہے؟

(د) سورت کے مکی یا مدنی ہونے میں اصطلاحات ثلاثہ لکھیں؟

جواب: (الف) آخر میں نازل ہونے والی سورت یا آیت میں متعدد اقوال ہیں: راجح اور صحیح قول کے مطابق آخری آیت "وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ" ہے اس آیت کے نزول کے بعد نبی علیہ السلام نو (۹) راتوں کے بعد اس ظاہری دنیا سے پردہ فرما گئے۔

ضعیف قول کے مطابق آخر میں نازل ہونے والی آیت "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ الخ" ہے۔

اس قول کے ضعف کی وجہ یہ ہے کہ سورۃ مائدہ کی اس آیت کے بعد نبی علیہ السلام ۸۱ دن تک حیات رہے۔

(ب) نزول قرآن کے اسباب: جی ہاں! نزول قرآن کے متعدد اسباب ہیں:

☆ اگر کسی آیت کی تفسیر میں دو روایتیں ہوں۔ ایک میں نزلت الایة فی کذا کے الفاظ ہوں اور دوسری روایت میں صراحۃً کسی واقعہ کو سبب نزول قرار دیا گیا ہو تو دوسری روایت پر اعتماد کیا جائے گا اور پہلی روایت کو راوی کے اجتہاد پر محمول کیا جائے گا۔

☆ اگر کسی آیت کی تفسیر میں دو مختلف روایتیں ہوں، دونوں میں یہ الفاظ مستعمل ہوں "نزلت هذه الآیت فی کذا" لیکن دونوں میں الگ الگ معاملات ذکر کیے گئے ہوں، درحقیقت دونوں میں تضاد نہیں بلکہ دونوں اپنی اپنی جگہ درست ہوتے ہیں، کیونکہ اس سے کسی کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ یہ معاملہ اس آیت کا سبب نزول ہے بلکہ منشاء یہ ہوتا ہے کہ یہ معاملہ آیت کے حکم اور مفہوم میں داخل ہے۔

☆ بعض دفعہ دو روایتیں جو شان نزول کے بارے میں متضاد ہوتی ہیں اور سند کے اعتبار سے دونوں درست ہوتی ہیں لیکن کسی ایک روایت کے حق میں کوئی وجہ ترجیح پائی جاتی ہے مثلاً ایک کی سند دوسری کے مقابلہ میں قوی ہوتی ہے یا ایک کا راوی ایسا ہوتا ہے جو واقعہ کے وقت موجود ہوتا ہے، ایسی روایت کو اختیار کیا جائے گا۔

(ج) قرآن مجید کی قراءت صحیحہ: ابوالخیر بن الجزری کے مطابق ہر وہ قراءت جو نحوی قوانین کے مطابق ہو اور وہ مصاحف عثمانی کے رسم الخط کو شامل ہو اور ان کی اسناد صحیح ہو تو وہ قراءت قرآن میں سے ہے یعنی صحیحہ ہے۔ جب بھی کوئی ایک رکن نہ ہو تو وہ قراءت شاذہ ہوگی اگرچہ وہ سات آئمہ سے ہی منقول

(د) سورت کے مکی یا مدنی ہونے میں اصطلاحات ثلاثہ:

- جو سورۃ ہجرت سے پہلے نازل ہوئی وہ مکی اور بعد میں نازل ہونے والی وہ مدنی ہے۔
- جو مکہ میں نازل ہوئی وہ مکی جو مدینہ میں نازل ہوئی وہ مدنی۔
- جس آیت یا سورۃ میں اہل مکہ کو خطاب ہے وہ مکی اور جس میں اہل مدینہ کو خطاب ہے وہ مدنی۔

☆ ☆ ☆

الاختبار السنوی الثانی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة العالية (بی۔اے۔سال دوم)
(برائے طلباء) الموافق سنة 1444ھ 2024ء

الوقت المحدد — الورقة الثانية: الحديث و اصوله — مجموع الارقام
ثلاث ساعات — ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی سے دو سوال حل کریں۔

القسم الاوّل ...... حديث

سوال نمبر ا:۔ عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال كانت قيمة الدية على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمان مائة دينارا و ثمانية الاف درهم و دية اهل الكتاب يومئذ النصف من دية المسلمين قال فكان كذلك حتى استخلف عمر فقام خطيبا فقال...... الخ .

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) مشکوٰۃ شریف کی حدیث کی روشنی میں بتائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیت میں کیا تبدیلی فرمائی اور اس کی علت کیا بیان کی؟

سوال نمبر ۲:۔ عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقيموا حدود الله فى القريب و البعيد ولا تاخذ كم فى الله لومة لائم .

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں اور قریب و بعید کے ممکنہ احتمالات بیان کریں؟

(ب) قصاص کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھ کر بتائیں قتل کی کس قسم میں قصاص ہے اور کس میں دیت؟

سوال نمبر ۳:۔ عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله قال ليس منامن تشبه بغيرنا لا تشبهو ابا ليهود ولا بالنصارى فان تسليم اليهود الاشارة بالاصابع و تسليم النصارى الاشارة بالاكف .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں سند حدیث میں "عن ابيه" اور "عن جده" کی ضمیر کا مرجع متعین کریں؟

(ب) سلام کرتے ہوئے پیشانی اور سینے پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرنا کیسا ہے؟ تفصیل سے تحریر کریں؟

القسم الثانی ...... اصول حدیث

سوال نمبر 4:۔ درج ذیل اجزاء میں سے کوئی سے چار اجزاء حل کریں؟

(الف) علم اصول حدیث کی تعریف، موضوع اور غرض لکھیں؟

(ب) صحیح لذاتہ اور صحیح لغیرہ کس کی اقسام ہیں؟ ہر ایک کی تعریف بھی تحریر کریں؟

(ج) معضل اور منقطع کی تعریف وحکم لکھیں؟

(د) مرسل کی تعریف وحکم مع اختلاف بیان کریں؟

(ہ) صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث کی تعداد مع تکرار و بغیر تکرار سپرد قلم کریں؟

(و) خبر مردود کی تعریف اور اسباب رد بیان کریں؟

☆ ☆ ☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء 2024ء

الورقة الثانية: الحديث و اصوله

القسم الاوّل ...... حديث

سوال نمبر ۱:۔

عَنْ عَمْرِو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَتْ قِيْمَةُ الدِّيَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ ثَمَانِيَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَّدِيَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَكَانَ كَذٰلِكَ حَتّٰى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ ...... الخ ۔

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) مشکوٰۃ شریف کی حدیث کی روشنی میں بتائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیت میں کیا تبدیلی فرمائی اور اس کی علت کیا بیان کی؟

جوابات: (الف) اعراب: اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم تھے۔ اہل کتاب کی دیت مسلمانوں کی دیت سے آدھی تھی۔ فرماتے ہیں کہ دیت کا حکم اسی طرح تھا، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا...... الخ۔

(ب) دیت میں تبدیلی: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیت میں یہ تبدیلی فرمائی کہ سونے والوں کو ہزار دینار، چاندی والوں پر بارہ ہزار درہم، گائے والوں پر دو سو گائے، بکری والوں پر دو ہزار بکریاں اور کپڑے کے جوڑے والوں پر دو سو جوڑے دیت مقرر کی اور اہل ذمیوں کی دیت کو اسی حال پر رہنے دیا۔

دیت میں تبدیلی کا سبب: زمانہ رسالت میں دیت کی قیمت اونٹوں کی قیمت کے مطابق مقرر کی جاتی تھی، لہذا جب اونٹوں کی قیمت زیادہ ہوتی تو دیت کی قیمت بڑھ جاتی اور جب اونٹوں کی قیمت کم ہوتی تو دیت کی قیمت کم ہو جاتی تھی۔ اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اونٹوں کی قیمت زیادہ ہونے کی وجہ سے دیت کی قیمت میں اضافہ ہو گیا اور آپ نے یہی وجہ بیان فرمائی کہ اونٹ مہنگے ہو گئے ہیں۔

سوال نمبر۲:۔

عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقيموا حدود الله في القريب و البعيد ولا تاخذ كم في الله لومة لائم ۔

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں اور قریب وبعید کے ممکنہ احتمالات بیان کریں؟

(ب) قصاص کا لغوی واصطلاحی معنی لکھ کر بتائیں قتل کی کس قسم میں قصاص ہے اور کس میں دیت؟

جوابات: (الف) ترجمۃ العبارۃ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب وبعید سب پر حدود اللہ جاری کرو اور اللہ کا حکم جاری کرنے میں کسی ملامت کرنے والی کی ملامت تمہارے آڑے نہ آئے۔

قریب وبعید میں ممکنہ احتمالات: قریب وبعید میں دو احتمالات کا پایا جانا ممکن ہے جو یہ ہیں:

۱۔ حدود اللہ کو قریب اور دور کے رشتہ داروں پر یکساں طور پر نافذ کرو، ایسا نہ ہو کہ دور کے رشتہ داروں پر تو نافذ کرو اور قریب کے رشتہ داروں کی رعایت کر کے ان سے حد کو ساقط کرو۔ یہ امتیازی سلوک حدود اللہ میں جائز نہیں۔

۲۔ قریب سے مراد کمزور، ناتواں لوگ ہیں جن پر حد نافذ کرنا آسان ہوتا ہے اور بعید سے مراد طاقتور باثر لوگ ہیں جن تک رسائی ممکن نہیں۔ لہذا حدود لگانے میں امیر، غریب، ناتواں و طاقتور کے ساتھ یکساں سلوک کرو۔ یعنی حدود اللہ نافذ کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

(ب) قصاص کا لغوی معنی: قصاص کا لغوی معنی ہے کسی کے پیچھے جانا/ برابر بدلہ لینا۔

قصاص کا اصطلاحی معنی: اصطلاح شریعت میں قاتل کی جان لینا/ جس شخص نے کسی کو ناحق قتل کیا ہو

اسی مقتول کے بدلے میں قتل کرنا قصاص کہلاتا ہے۔

قتل کی اقسام مع قصاص و دیت: قتل کی پانچ اقسام ہیں:

۱۔ قتل عمد: اس پر قصاص واجب ہے۔

۲۔ قتل شبہ عمد: اس پر کفارہ واجب ہے۔

۳۔ قتل خطاء: اس پر عام دیت واجب ہے۔

۴۔ قتل قائم مقام خطاء: اس پر عام دیت واجب ہے۔

۵۔ قتل بالسبب: اس پر دیت واجب ہے۔

سوال نمبر۳:۔

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله قال ليس منامن تشبه بغيرنا لا تشبهو ابا ليهود ولا بالنصارى فان تسليم اليهود الاشارة بالاصابع و تسليم النصارى الاشارة بالاكف .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں سندِ حدیث میں "عن ابيه" اور "عن جده" کی ضمیر کا مرجع متعین کریں؟

(ب) سلام کرتے ہوئے پیشانی اور سینے پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرنا کیسا ہے؟ تفصیل سے تحریر کریں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث:

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہمارے غیروں کے ساتھ مشابہت کرے گا وہ ہم میں سے نہیں۔ تم نہ یہودیوں کے ساتھ مشابہت کرو اور نہ عیسائیوں کے ساتھ، یہودیوں کا سلام انگلیوں سے اشارہ کرنے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلی سے اشارہ کرنے کی صورت میں ہوتا ہے۔

عن ابیہ اور عن جدہ کی ضمیر کا مرجع: ابیہ کی ضمیر عمرو کی طرف اور جدہ کی ضمیر اب کی طرف لوٹ رہی ہے۔

(ب) سلام کرتے ہوئے پیشانی یا سینے پر ہاتھ رکھنے کا حکم: سلام کرتے ہوئے پیشانی پر ہاتھ رکھنا ہندوؤں کا طریقہ ہے اور سجدہ کے قائم مقام ہے۔ لہٰذا ایسا کرنا حرام ہے۔ ہاتھ کو سینے پر رکھ کر کر جھکا کر سلام کرنا بھی جائز نہیں، کیونکہ سلام کرنا انبیاء کی سنت ہے۔ لہٰذا صرف ہاتھ یا انگلیوں کے ساتھ اشارہ کر

کے سلام کرنا یہودیوں اور نصاریٰ کا طریقہ ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا گیا۔ ہاں اگر کوئی شخص دور ہو اور اس تک آواز نہ پہنچ رہی ہو تو ہاتھ کے اشارے سے سلام کرنا جائز ہے بشرطیکہ زبان سے سلام کے الفاظ بھی ادا کیے جائیں۔

القسم الثانی ...... اصول حدیث

سوال نمبر ۴:۔ درج ذیل اجزاء میں سے کوئی سے چار اجزاء حل کریں؟

(الف) علم اصول حدیث کی تعریف، موضوع اور غرض لکھیں؟

(ب) صحیح لذاتہ اور صحیح لغیرہ کس کی اقسام ہیں؟ ہر ایک کی تعریف بھی تحریر کریں؟

(ج) معضل اور منقطع کی تعریف وحکم لکھیں؟

(د) مرسل کی تعریف وحکم مع اختلاف بیان کریں؟

(ہ) صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث کی تعداد مع تکرار و بغیر تکرار سپرد قلم کریں؟

(و) خبر مردود کی تعریف اور اسباب رد بیان کریں؟

جوابات: (الف) علم اصول حدیث کی تعریف، موضوع اور غرض:

تعریف: علم اصول حدیث ان قواعد و اصول کا علم ہے جن کے ذریعے سند اور متن کے احوال بحیثیت قبول اور رد معلوم کیے جاسکیں/ پہچانے جاسکیں۔

موضوع: اس کا موضوع قبول و رد کے اعتبار سے سند اور متن ہے۔

غرض: صحیح اور ضعیف احادیث کے مابین فرق کرنا۔

(ب) صحیح لغیرہ اور صحیح لذاتہ کس کی اقسام ہیں؟ یہ دونوں خبر مقبول کی اقسام ہیں۔

ہر ایک کی تعریف:

صحیح لذاتہ: وہ حدیث ہے جس کے تمام راوی عادل، متصل اور تام الضبط ہوں اور اس میں کوئی شاذ بھی نہ ہو اور معلل بھی نہ ہو۔

صحیح لغیرہ: وہ حدیث ہے جس میں کمال ضبط کے علاوہ صحیح لذاتہ کی تمام صفات پائی جائیں اور ضبط کی کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے۔

(ج) اصطلاحات کی تعریفات اور حکم:

معضل: وہ حدیث جس کی سند سے تسلسل کے ساتھ دو یا زیادہ روی حذف ہوں۔

تعریف: وہ حدیث ہے جس کی سند سے دو یا زیادہ راوی مسلسل ساقط ہوں۔

حکم: یہ حدیث ضعیف ہے اور مرسل و منقطع سے بھی کم درجے کی ہے۔

منقطع:

تعریف: وہ حدیث جس کی سند سے دو یا زائد راویوں کو ایک ہی جگہ سے چھوڑ دیا جائے اور دو راویوں کو متعدد جگہ سے ساقط کر دیا جائے۔

حکم: یہ حدیث ضعیف ہے۔

(د) حدیث مرسل کی تعریف: حدیث مرسل وہ ہے جس کے آخر میں سقوط ہو یعنی تابعی کے بعد سند میں صحابی کا ذکر نہ ہو۔

حکم مع اختلاف:

۱۔ ضعیف مردود ہے۔ یہ جمہور محدثین اور کثیر اصولیین اور فقہاء کے نزدیک ہے۔

۲۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اس سے استدلال ہو سکتا ہے۔

۳۔ چند شرطوں کے ساتھ حدیث مرسل قبول ہے۔

(ہ) صحیح بخاری و مسلم میں احادیث کی تعداد: صحیح بخاری میں احادیث کی تعداد:

مع تکرار: سات ہزار دو سو پچھتر (7275)

بغیر تکرار: چار ہزار (4000)

صحیح مسلم میں احادیث کی تعداد:

مع تکرار: بارہ ہزار (12000)

بغیر تکرار: چار ہزار (4000)

(و) خبر مردود کی تعریف و اسباب رد:

تعریف: خبر مردود وہ خبر ہے جس میں مخبر بہ کا صدق راجح نہ ہو۔

اسباب رد: اس کو رد کرنے کے دو اسباب ہیں:

☆ اسناد میں سقوط ☆ راوی میں طعن

☆ ☆ ☆

الاختبار السنوی النهائی لتحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

سالانہ امتحان الشهادة العالية (بی۔اے۔سال دوم)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1444ھ 2024ء

الوقت المحدد	الورقة الثالثة: الفقه	مجموع الارقام
ثلاث ساعات		۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں؟

سوال نمبر۱:۔ و من اشتری شیئا لم یره فالبیع جائز وله الخیار اذا راه کان شاء اخذه بجمیع الثمن و ان شاء رده .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) مسئلہ مذکورہ میں احناف وشوافع کا اختلاف بالدلائل لکھیں؟

(ج) خیار شرط، خیار رؤیت اور خیار عیب کی تعریفات واحکام تحریر کریں؟

سوال نمبر۲:۔ و من اشتری جارية بالف درهم حالة اونسيئة فقبضها ثم باعها من البائع بخمسمائة قبل ان ينقد الثمن لا يجوز البيع الثانی .

(الف) عبارت کا اُردو میں ترجمہ و مطلب بیان کریں؟

(ب) مذکورہ صورت میں احناف وشوافع کا اختلاف نقلی و عقلی دلائل سے مزین کریں؟

(ج) ربوا، مرابحہ اور سلم کی تعریفات واحکام لکھیں؟

سوال نمبر۳:۔ واذا صحت المضاربة مطلقة جاز للمضارب ان يبيع و يشتری و يوكل و يسافر و يبضع و يودع .

(الف) عبارت کا ترجمہ کر کے ابضاع اور ایداع کا مفہوم تحریر کریں؟

(ب) مضاربہ مطلقہ کی تعریف کریں اور حکم بیان کریں؟

(ج) جواز مضاربت پر دلائل عقلیہ ونقلیہ لکھ کر شرائط مضاربت تحریر کریں؟

سوال نمبر4:۔ و كذا ينعقد بقوله اطعمتك هٰذا الطعام و جعلت هٰذا الثوب لك و اعمر لك هٰذا الشيئ و حملتك على هذه الدابة اذانوى بالحمل الهبة .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر وضاحت مسئلہ سپرد قلم کریں؟

(ب) مذکورہ الفاظ سے انعقاد ھبہ کی وجوہ ہدایہ کی روشنی میں بیان کریں؟

(ج) اجنبی کو ہبہ کرنے کے بعد رجوع کا حق ہے یا نہیں؟ ائمہ کا اختلاف مع دلائل لکھیں؟

☆ ☆ ☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء 2024ء

الورقة الثالثة: الفقه

سوال نمبر ۱:-

وَمَنِ اشْتَرٰى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَالْبَيْعُ جَائِزٌ وَلَهُ الْخِيَارُ إِذَا رَآهُ إِنْ شَاءَ أَخَذَهُ بِجَمِيْعِ الثَّمَنِ وَإِنْ شَاءَ رَدَّهُ .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) مسئلہ مذکورہ میں احناف وشوافع کا اختلاف بالدلائل لکھیں؟

(ج) خیارِ شرط، خیار رؤیت اور خیار عیب کی تعریفات واحکام تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

عبارت کا ترجمہ: اگر کسی شخص نے بن دیکھے کوئی چیز خریدی تو بیع جائز ہے اور دیکھنے کے بعد اسے اختیار حاصل ہوگا اگر چاہے تو اسے جمیع ثمن کے ساتھ لے لے اور اگر چاہے تو اسے رد کردے۔

(ب) احناف وشوافع کا اختلاف: مذکورہ مسئلہ میں امام شافعی فرماتے ہیں کہ عقد بالکل صحیح نہیں۔

دلیل: اس لیے کہ مبیع مجہول ہے اور مجہول شئی کی بیع درست نہیں۔ احناف کے نزدیک یہ عقد درست ہے۔

دلیل: نبی علیہ السلام کا فرمان عالیشان ہے کہ "جس نے دیکھے بغیر کوئی چیز خرید لی تو دیکھنے کے بعد اسے خیار حاصل ہوگا۔"

دلیل: اس لیے بھی کہ نہ دیکھنے کی جہالت مفضی الی النزاع نہیں ہوتی، کیونکہ اگر مشتری کو مبیع پسند نہیں آئے گی تو اسے واپس کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

(ج) خیار شرط: مشتری اور بائع کسی شرط کی بناء پر سودا کریں تو اسے خیار شرط کہتے ہیں۔ اس صورت میں تین دن یا کم مدت میں فسخ کرنے کا احتمال حاصل ہوتا ہے۔

خیار رؤیت: مشتری ایسی چیز لیتا ہے جو اس نے نہ دیکھی ہو تو اس چیز کو دیکھنے پر بیع کو باقی رکھنے یا فسخ کرنے کے احتمال کو خیار رؤیت کہتے ہیں۔

خیار عیب: مشتری نے کوئی چیز خریدی۔ خریدتے وقت بائع نے اس میں موجود عیب پر اطلاع نہ دی۔ بعد میں مشتری اس عیب پر مطلع ہوا تو اب اسے خیار حاصل ہے کہ اسے لے لے یا رد کردے۔ اسے

خیار عیب کہتے ہیں۔

سوال نمبر۲:۔

و من اشتری جاریۃ بالف درھم حالۃ او نسیئۃ فقبضھا ثم باعھا من البائع بخمسمائۃ قبل ان ینقد الثمن لا یجوز البیع الثانی ۔

(الف) عبارت کا اُردو میں ترجمہ و مطلب بیان کریں؟

(ب) مذکورہ صورت میں احناف و شوافع کا اختلاف نقلی و عقلی دلائل سے مزین کریں؟

(ج) ربوا، مرابحہ اور سلم کی تعریفات و احکام لکھیں؟

جواب: (الف) عبارت کا ترجمہ: اگر کسی نے ایک ہزار نقد یا ہزار درہموں کے بدلے کوئی باندی خریدی اور اس پر قبضہ کر لیا، پھر ثمن ادا کرنے سے پہلے اسے پانچ سو درہم کے بدلے فروخت کر دیا، تو دوسری بیع جائز نہیں۔

مطلب: اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے دوسرے سے ایک ہزار درہم کے عوض باندی خریدی اور اس پر قبضہ بھی کر لیا یعنی بائع نے لونڈی مشتری کے حوالے کر دی لیکن ابھی تک مشتری نے بائع کو اس کی قیمت ادا نہیں کی۔ پھر اس مشتری نے اس باندی کو بائع کے ہاتھ پانچ سو درہم کے بدلے بیچ دیا تو احناف کے نزدیک بیع ثانی جائز نہیں ہے۔

(ب) احناف و شوافع کا اختلاف: مذکورہ صورت میں احناف کے نزدیک بیع ثانی جائز نہیں۔

نقلی دلیل: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وہ فرمان ہے جو انہوں نے اس عورت سے کہا جس نے آٹھ سو درہم میں ایک باندی خرید کر اسے مجھے سو درہم میں بیچا تھا (آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا) "کہ تو نے بہت بری خرید و فروخت کی ہے" زید بن ارقم کو یہ اطلاع دے دو کہ اگر انہوں نے توبہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ نبی علیہ السلام کے ساتھ کیے گئے حج اور جہاد سب اکارت کر دیں گے۔

عقلی دلیل: اس لیے بھی ناجائز ہے کہ ثمن بائع کی ضمان میں داخل نہیں ہوا، پھر جب مبیع اس کے پاس پہنچ گئی اور معاوضہ واقع ہو تو بائع کو پانچ سو زیادہ ملے جو بغیر عوض کے ہیں، اس لیے منع ہے۔

شوافع کے نزدیک بیع ثانی جائز ہے۔

دلیل: اس لیے کہ قبضے کے ذریعے باندی میں ملک مکمل ہو گئی ہے۔ لہٰذا بائع اور غیر بائع دونوں کو فروخت کرنا جائز اور برابر ہے۔ یہ ایسا ہو گیا جیسے مشتری نے اس باندی کو ثمن اول کے برابر یا اس سے زائد یا کسی سامان کے عوض فروخت کیا۔

(ج) ربوا کی تعریف: مکیلی یا موزونی شئی کو اس کی ہم جنس چیز کے عوض کمی یا زیادہ کے ساتھ فروخت

کرنا ربوا کہلاتا ہے۔

مرابحہ کی تعریف: عقد اوّل کے ذریعے مملوک چیز کو ثمن اوّل پر اضافہ کے ساتھ فروخت کرنا مرابحہ کہلاتا ہے۔

سلم کی تعریف: نقد ثمن کے عوض ادھار مبیع لینا سلم کہلاتا ہے۔

سوال نمبر ۳:-

واذا صحت المضاربة مطلقة جاز للمضارب ان يبيع و يشتری و يو كل و يسافر و يبضع و يودع .

(الف) عبارت کا ترجمہ کر کے ابضاع اور ایداع کا مفہوم تحریر کریں؟

(ب) مضاربہ مطلقہ کی تعریف کریں اور حکم بیان کریں؟

(ج) جواز مضاربت پر دلائل عقلیہ ونقلیہ لکھ کر شرائط مضاربت تحریر کریں؟

جواب: (الف) عبارت کا ترجمہ: جب مطلق مضاربت صحیح ہوگئی تو مضارب کے لیے خرید و فروخت کرنا، وکیل بنانا، سفر کرنا ابضاع پر مال دینا اور ودیعت پر دینا جائز ہے۔

ابضاع: ابضاع یہ ہے کہ مال مبضع کا ہو (یعنی تجارت کے لیے پیسے دینے والے کا) اور کام دوسرا آدمی کرے۔ نفع تمام کا تمام رب المال کے لیے ہو لیکن کام کرنے والے کے لیے جو دیا جائے وہ بطور استعانت ہو۔

ایداع: کا مطلب ہے ودیعت یعنی کسی کو بطور امانت مال دینا۔

(ب) مضاربت کی تعریف اور حکم: وہ عقد جس میں دو آدمی شریک ہوں ایک کا مال ہو اور دوسرا کام کرنے والا ہو اور یہ مشروع ہے کیونکہ لوگوں کی اس میں ضرورت ہے کہ بعض اوقات ایک کے پاس مال ہوتا ہے لیکن اسے کام کرنا نہیں آتا اور بعض کام کی صلاحیت رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس مال نہیں ہوتا۔ تو اس طرح کے عقد میں دونوں کا فائدہ ہے اس لیے جائز ہے۔

(ج) جواز مضاربت کے دلائل: لفظ "مضاربت" فعل ثلاثی مزید فیہ باب مفاعلیہ کا مصدر ہے جس کا معنی ہے: زمین پر چلنا۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے:

و اخرون يضربون فی الارض یعنی دوسرے لوگ زمین پر چلتے ہیں۔

چونکہ مضارب بھی تجارت کی غرض سے زمین کا سفر کرتا ہے اس بیع کو اس لیے مضاربت کہا جاتا ہے۔

بیع مضاربت کے جواز کی سب سے بڑی دلیل یہ حدیث پاک ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے

جب اعلان نبوت فرمایا لوگ اس وقت بھی عقد مضاربت کر رہے تھے آپ نے انہیں اس حالت میں دیکھا تو اس پر باقی رکھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عقد مضاربت کیا ہے۔

اس کی عقلی دلیل یہ ہے کہ عبارت میں مضاربت کے لغوی معنی بیان کیے گئے ہیں اس کی شرعیت، ضرورت کو واضح کیا گیا ہے۔ البتہ یہ بات ذہن نشین رہے کہ اگر کسی وجہ سے مضاربت فاسد ہو جائے تو عقد مضاربت عقد اجارہ میں تبدیل ہو جائے گا کیونکہ ظاہراً یہ اجارہ ہی ہے۔ ایک شخص مالک کے پیسوں سے اس کے لیے تجارت کرتا ہے اور مالک اسے نفع کی شکل میں مزدوری دیتا ہے۔

عقل اس بات کا بھی فتوی دیتی ہے کہ تجارت کرنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے جس میں اللہ تعالی نے خوب برکت رکھی ہے تجارت کی برکت سے مال میں اضافہ ہوتا ہے غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ تجارت صرف ایک فرد یا ایک خاندان کا ذریعہ معاش نہیں بلکہ ایک شخص کی حرکت و برکت سے کئی خاندانوں کا معاشی مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔

شرائط مضاربت: عقد مضاربت کی چند شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں کہ نفع میں دونوں شرکاء کا شریک ہونا ضروری ہے کسی ایک کے ساتھ نفع مختص کرنا جائز نہیں اور مال مضاربت کا کلی طور پر مضارب کے قبضہ میں ہونا ضروری ہے۔ اس مال کے ساتھ رب المال کو کوئی حق بھی متعلق نہ ہو اور اُس مال کا درہم اور دنانیر ہونا ضروری ہے۔

سوال نمبر ۴:-

وَكَذَا يَنْعَقِدُ بِقَوْلِهِ اَطْعَمْتُكَ هٰذَا الطَّعَامَ وَ جَعَلْتُ هٰذَا الثَّوْبَ لَكَ وَاَعْمَرْتُكَ هٰذَا الشَّيْءَ وَحَمَلْتُكَ عَلٰى هٰذِهِ الدَّابَّةِ اِذَا نَوٰى بِالْحَمْلِ الْهِبَةَ ـ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر وضاحت مسئلہ سپرد قلم کریں؟

(ب) مذکورہ الفاظ سے انعقادِ ھبہ کی وجوہ ہدایہ کی روشنی میں بیان کریں؟

(ج) اجنبی کو ہبہ کرنے کے بعد رجوع کا حق ہے یا نہیں؟ ائمہ کا اختلاف مع دلائل لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب: اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

عبارت کی وضاحت: اور ایسے ہی منعقد ہو جائے گا ھبہ واھب کے قول "اطعمتك هذا الطعام" سے (یعنی میں نے یہ غلہ تجھے کھانے کے لیے دیا) اور "جعلت هذا الثوب" کہنے سے (یعنی یہ کپڑا میں نے تیرے لیے مقرر کیا) اور "اعمرتك هذا الشیء" کہنے سے (میں نے یہ شئی زندگی بھر کے لیے تجھے دی) اور "میں نے تجھے اس سواری پر سوار کر دیا" کہنے سے بھی (ھبہ منعقد ہو جائے گا) اگر اس سے ھبہ کی

نیت کی۔

(ب) انعقادِ ھبہ کی وجوہ: مذکورہ الفاظ سے ھبہ منعقد ہو جاتا ہے، وجوہ درج ذیل ہیں:

☆ لفظ اطعام سے ھبہ اس لیے منعقد ہو جائے گا کہ جب اطعام کو ایسی چیز کی طرف منسوب کیا جائے جو خود کھائی جاتی ہو تو اس سے عین کی تملیک مراد ہو گی بخلاف اس صورت کہ جب "اَطْعَمْتُكَ هٰذِهِ الْاَرْضَ" کہا تو اس سے ھبہ منعقد نہیں ہوگا' کیونکہ زمین کا عین کھایا نہیں جاتا۔ (البتہ یہ عاریت ہوگی) اور ایسا کہنے سے زمین کی پیداوار کھانا اور کھلانا مراد ہوگا۔

☆ دوسرے لفظ یعنی جَعَلْتُ هٰذَا الثَّوْبَ سے اس لیے ھبہ منعقد ہوتا ہے کہ حرف لام تملیک کے لیے موضوع ہے۔

☆ تیسرے لفظ سے اس لیے منعقد ہوگا کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: جس کسی نے کسی کے لیے بطور عمرٰی کوئی چیز دی تو معمر لہ کے لیے زندگی بھر کے لیے وہ چیز ہو جائی گی اور اس کے بعد اس کے ورثاء کے لیے ہوگی۔

☆ چوتھے لفظ سے ھبہ منعقد اس لیے ہوگا کہ حمل کا لغوی معنی سوار کرنا ہے' تو یہ عاریت ہوگی لیکن اس میں ھبہ کا احتمال ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے "امیر نے فلاں کو گھوڑے پر سوار کیا" تو اس سے مراد یہ ہے کہ اس نے اس کو گھوڑے کا مالک بنا دیا۔ لہٰذا ھبہ کی نیت کے وقت اسی پر محمول کیا جائے گا۔

(ج) اجنبی کو ھبہ کرنے کے بعد حق رجوع میں اختلاف: اگر کسی شخص نے کسی اجنبی کے لیے کوئی چیز ھبہ کی تو احناف کے نزدیک اسے رجوع کا حق حاصل ہے۔

دلیل: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "واھب اپنے ھبہ کا زیادہ حق رکھتا ہے' جب تک موھوب لہ اسے بدلہ نہ دے دے"۔

اس لیے بھی کہ عقد سے عموماً بدلہ کی خواہش مقصود ہوتی ہے لیکن بدلہ نہ ملنے کی وقت واھب کو فسخ کی ولالت حاصل ہوگی' کیونکہ یہ عقد بھی فسخ کو قبول کرتا ہے۔

شوافع کے نزدیک ھبہ میں رجوع نہیں ہوتا۔

دلیل: اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واھب اپنے ھبہ کو واپس نہیں لے سکتا لیکن والد اپنے لڑکے کو جو ھبہ کرتا ہے اسے واپس لے سکتا ہے۔

اس لیے بھی کہ رجوع تملیک کی ضد ہے اور عقد اپنی ضد کا تقاضا نہیں کرتا۔ برخلاف اپنے لڑکے کے لیے والد کا ھبہ کرنا تو وہ اس لیے کہ اس ھبہ میں تملیک تام نہیں ہوتی' کیونکہ لڑکا اپنے باپ کا جز ہوتا ہے۔

☆ ☆ ☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة العالية (بی۔اے۔سال دوم)
(برائے طلباء) الموافق سنة 1444ھ 2024ء

الوقت المحدد	الورقة الرابعة:	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	البلاغة	۱۰۰

نوٹ: کوئی تین سوالات حل کریں؟

سوال نمبر۱:۔

(الف) مطول اور مفتاح العلوم کے مطابق اسناد خبری کی تعریف الگ الگ لکھیں نیز بتائیں کہ تفتازانی رحمہ اللہ تعالی نے صاحب مفتاح کی تعریف سے عدول کیوں کیا۔

(ب) خبر کو مقتضی ظاہر کے خلاف لانے کی دو صورتیں مع امثلہ لکھیں؟

(ج) مثال اور مقتضی حال کی تعریفات تحریر کریں؟

☆ ☆ ☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء 2024ء

الورقة الرابعة: البلاغة

سوال نمبر۱:۔ (الف) مطول اور مفتاح العلوم کے مطابق اسناد خبری کی تعریف الگ الگ لکھیں نیز بتائیں کہ تفتازانی رحمہ اللہ تعالی نے صاحب مفتاح کی تعریف سے عدول کیوں کیا؟

(ب) خبر کو مقتضی ظاہر کے خلاف لانے کی دو صورتیں مع امثلہ لکھیں؟

(ج) مثال اور مقتضی حال کی تعریفات تحریر کریں؟

جواب: (الف) صاحب مطول کے نزدیک اسناد خبری کی تعریف: کلمہ یا قائم مقام کلمہ کو دوسرے کے ساتھ ملانا تاکہ اس حکم کا فائدہ حاصل ہو جائے کہ ان میں سے ایک مفہوم دوسرے کے لیے ثابت ہے یا ثابت نہیں۔

صاحب مفتاح کے نزدیک اسناد خبری کی تعریف: ایک مفہوم کا دوسرے مفہوم کے لیے حکم لگانا کہ وہ اس کے لیے ثابت ہے یا اس سے منفی ہے۔

عدول کی وجہ: علامہ تفتازانی نے صاحب مفتاح کی بیان کردہ تعریف سے عدول اس لیے کیا کیونکہ مسند مسندالیہ الفاظ اوصاف میں سے ہیں معنی کے اوصاف سے نہیں اور علامہ سکاکی کی تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ مسند اور مسندالیہ مفہوم اور معنی کے اوصاف سے ہیں' یہ بات عرف کے خلاف ہے۔

(ب) مقتضی الظاہر کے خلاف لانے کی دو صورتیں: نمبر ۱: کبھی کبھی غیر طلب عالم کو جاہل کی جگہ اتارا جاتا ہے اور اس عالم سے جاہل جیسا معاملہ کیا جاتا ہے' کیونکہ وہ عالم اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتا جیسے کوئی شخص جانتا ہے کہ نماز واجب ہے لیکن وہ تارک صلوٰۃ ہے' تو اسے یہ کہنا "اَلصَّلٰوۃُ وَاجِبَۃٌ"

نمبر ۲: کبھی غیر سائل کو سائل کی طرح بنا کر اس غیر سائل سے سائل جیسا کلام کیا جاتا ہے جیسا "وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّھُمْ مُّغْرَقُوْنَ" اس مثال میں تاکید لانا مقتضی الظاہر کے خلاف ہے' کیونکہ ظاہر کا تقاضا ترک تاکید تھا کہ نوح علیہ السلام کوئی سائل تو نہ تھے۔

(ج) مثال کی تعریف: وہ جزئی جو قاعدہ کی وضاحت کے لیے پیش کی جائے۔

مقتضی الحال کی تعریف: حال وہ امر ہے جو اس بات کا تقاضا کرے کہ کلمہ متکلم اپنی کلام کو فلاں خصوصیت پر وارد کرے اور وہ خصوصیت مقتضی ہے مثلاً مخاطب کا منکر ہونا ایک حال ہے جو تاکید کا تقاضا کرتا ہے۔ پس تاکید اس کا مقتضی ہوگی۔

نوٹ: اس پرچہ میں کل چار سوال ہیں' ایک سوال جدید نصاب سے متعلق ہے جو حل کر دیا گیا ہے جبکہ باقی تین خارج نصاب ہیں اور انہیں حل نہیں کیا گیا۔

☆ ☆ ☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة العالية (بی۔اے۔سال دوم)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1444ھ 2024ء

الوقت المحدد: ثلاث ساعات | الورقة الخامسة: الفلسفة و المناظرة | مجموع الارقام: ١٠٠

نوٹ: ہر قسم سے دو دو سوالات کا حل مطلوب ہے۔

القسم الاول ...... فلسفه

سوال نمبر1:۔ اعلم ان لكل واحد من الاجسام الطبعية صورة اخرى غير الصورة الجسمية لان اختصاص بعض الاجسام ببعض الاحياز دون البعض ليس لا من خارج ولا الهيولى فح اما ان يكون للجسمية العامة اولصورة اخرى لا سبيل الى الاول و الا لا شتركت الاجسام كلها فى ذلك فتعين الثانى و هو المطلوب ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حکمت کی تعریف اور حکمت عملیہ کی اقسام لکھیں؟

سوال نمبر2:۔ كل جسم فله حيز طبعي ۔

(الف) حیز کی تعریف کریں اور مذکورہ دعویٰ کو دلیل سے ثابت کریں؟

(ب) كل جسم فله شكل طبعي اس دعویٰ کو بھی دلیل سے ثابت کریں؟

سوال نمبر3:۔ مندرجہ ذیل اصطلاحات کی تعریفات سپرد قلم کریں؟

الامور الاعتبارية الواقعية　　المعقولات الاولى

البعد　　الخط　　الهيولى

القسم الثانى ...... المناظرة

سوال نمبر4:۔ والاحباب الذين يحبونه صلى الله عليه وسلم بصميم قلبهم و خلوص اعتقادهم و الآل داخل فيهم فلا حاجة الى التصريح بهم و لايذهب عليك ما فى لفظ المنع و النقض و السند و المعارضة من حسن براعة الاستهلال ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) براعۃ استھلال، نقض، سند اور معارضہ کی تعریفات لکھیں؟

سوال نمبر 5:۔ علم مناظرہ کی تعریف، موضوع، غرض، حکم اور حاجت بیان کریں؟

سوال نمبر 6:۔ مندرجہ ذیل اصطلاحات کا لغوی اور اصطلاحی معنی واضح کریں؟

☆ ☆ ☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء 2024ء

الورقة الخامسة: الفلسفة و المناظرة

القسم الاول ...... فلسفه

سوال نمبر ۱:۔

اِعْلَمْ اَنَّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْاَجْسَامِ الطَّبْعِيَّةِ صُوْرَةٌ اُخْرٰى غَيْرَ الصُّوْرَةِ الْجِسْمِيَّةِ لِاَنَّ اِخْتِصَاصَ بَعْضِ الْاَجْسَامِ بِبَعْضِ الْاَحْيَازِ دُوْنَ الْبَعْضِ لَيْسَ لِاَمْرٍ خَارِجٍ وَلَا الْهَيُوْلٰى فحِ اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ لِلْجِسْمِيَّةِ الْعَامَةِ اَوْ لِصُوْرَةٍ اُخْرٰى لَا سَبِيْلَ اِلَى الْاَوَّلِ وَاِلَّا لَاشْتَرَكَتِ الْاَجْسَامُ كُلُّهَا فِيْ ذٰلِكَ فَتَعَيَّنَ الثَّانِيْ وَهُوَ الْمَطْلُوْبُ.

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حکمت کی تعریف اور حکمت عملیہ کی اقسام لکھیں؟

جواب: (الف) عبارت پر اعراب: اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

عبارت کا ترجمہ: تو جان کہ اجسام طبعیہ میں سے ہر ایک کے لیے صورت جسمیہ کے علاوہ ایک اور صورت ہوتی ہے' کیونکہ بعض اجسام کا بعض کے ساتھ خاص ہونا علاوہ بعض کے کسی امر خارج یا ھیولیٰ کی وجہ سے نہیں۔ پس اس وقت یا تو جسمیہ عامہ کی وجہ سے ہوگی یا کسی دوسری صورت کی وجہ سے' اول کی طرف راستہ نہیں ورنہ تمام اجسام اسی میں شریک ہو جائیں گے۔ پس ثانی متعین ہو گیا اور یہی مطلوب ہے۔

(ب) حکمت کی تعریف: انسانی طاقت کے مطابق موجودات نفس الامریہ اور واقعیہ کو جاننے کا نام حکمت ہے۔

حکمت عملیہ کی اقسام: حکمت عملیہ کی تین قسمیں ہیں:

۱۔تہذیب اخلاق ۲۔تدبیر منزل ۳۔سیاست مدنیہ

سوال نمبر ۲:۔ کل جسم فلہ حیز طبعی۔

(الف) حیز کی تعریف کریں اور مذکورہ دعوی کو دلیل سے ثابت کریں؟

(ب) کل جسم فلہ شکل طبعی اس دعوی کو کسی دلیل سے ثابت کریں۔

جواب: (الف) چیز کی تعریف: چیز اس کو کہتے ہیں کہ جس کی وجہ سے جسم اشارہ حسیہ میں اپنے غیر سے ممتاز ہو۔

مذکورہ دعوی پر دلیل: ہر جسم کے لیے چیز طبعی ضرور ہوتی ہے اس لیے کہ ہم عدم قواسر فرض کرتے ہیں تو ضرور جسم کسی چیز میں ہوگا۔ اب وہ چیز یا جسم اس کا لذاتہ حقدار ہوگا یا پھر کسی قاسر کی وجہ سے اس کا حقدار ہو گا۔ ثانی کی طرف راستہ نہیں کہ وہ چیز کسی قاسر کی وجہ سے جسم کو ملے کیونکہ ہم نے عدم قواسر فرض کیا ہے پس متعین ہو گیا کہ جسم اس چیز کا لذاتہ حقدار ہے۔ جب ایسا ہے تو وہ جسم اس چیز کا مستحق اپنی طبع کی وجہ سے ہو گا اور یہی ہمارا مطلوب ہے کہ ہر جسم کا چیز طبعی ہوتا ہے۔

(ب) دلیل: ہر جسم کے لیے شکل طبعی ہوتی ہے اس لیے کہ ہر جسم متناہی ہوتا ہے اور ہر متناہی متشکل ہوتا ہے اور ہر متشکل کے لیے شکل طبعی ہوتا ہے۔ یہی ہمارا دعوی اور مطلوب ہے کہ ہر جسم کے لیے شکل طبعی ہوتی ہے۔

سوال نمبر۳:۔ مندرجہ ذیل اصطلاحات کی تعریفات سپرد قلم کریں؟

الامور الاعتبارية الواقعية / المعقولات الاولى

البعد الخط الهيولى

جواب: اصطلاحات کی تعریفیں: الامور الاعتبارية الواقعية: وہ چیزیں جو خارج میں موجود نہ ہوں لیکن خارج میں کسی چیز کے لیے عقل کو فرض کرلیا ہو جیسے فوقیت اور تحتیت آسمان و زمین کے لیے۔

المعقولات الاولى: معقولات اولیہ وہ چیزیں ہیں جو ابتداء ذہن میں آئیں اور خارج میں ان کے لیے مصداق بھی موجود ہو جیسے انسان و حیوان کا تصور کیا جائے تو یہ فوراً ذہن میں بھی آتے ہیں اور خارج میں بھی زید، عمرو اور قوس وغیرہ ان کے مصداق موجود ہیں۔

البعد کی تعریف: بعد اس امتداد کا نام ہے جو جسم میں قائم ہو۔

الخط: وہ ہے جو تقسیم کو صرف طول میں قبول کرے عرض اور عمق میں نہیں۔

الهيولى کی تعریف: جسم میں وہ جوہر جو اس جسم کو عارض ہونے والے اتصال وانفصال کو قبول کرتا ہے یعنی صورت جسمیہ اور صورت نوعیہ کا محل ہیولی کہلاتا ہے۔

القسم الثانی ...... المناظرة

سوال نمبر۴:۔

وَالْاَحْبَابُ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَمِيْمِ قَلْبِهِمْ وَخُلُوْصِ اِعْتِقَادِهِمْ وَالْاٰلُ دَاخِلٌ فِيْهِمْ فَلَا حَاجَةَ اِلَى التَّصْرِيْحِ بِهِمْ وَلَا يَذْهَبُ عَلَيْكَ مَا

فِیْ لَفْظِ الْمَنْعِ وَ النَّقْضِ وَ السَّنَدِ وَالْمُعَارَضَةِ مِنْ حُسْنِ بَرَاعَةِ الْاِسْتِهْلَالِ .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) براعۃ استھلال، نقض، سند اور معارضہ کی تعریفات لکھیں؟

جواب: (الف) عبارت پر اعراب: اوپر لگا دیئے گئے ہیں:

عبارت کا ترجمہ: اور احباب وہ لوگ ہیں جو نبی علیہ السلام سے محبت کرتے ہیں خالص دل اور خالص اعتقاد سے اور آل احباب میں داخل ہے۔ لہٰذا اس کی تصریح کی ضرورت نہیں اور نہ مخفی ہو جائے تجھ جو چیز لفظ منع، نقض اور سند و معارضہ میں ہے یعنی براعۃ استھلال کا حُسن۔

(ب) براعۃ استھلال: ابتداء کا مقصود کے مناسب ہونا مناسب الفاظ کے ارادہ سے۔

نقض: معلل کی دلیل پوری جانے کے بعد دلیل کو باطل کرنا درانحالیکہ ایسے شاہد کے ساتھ دلیل پکڑنے والا ہو جو اس بات پر دلالت کرے کہ معلل کو اس دلیل سے استدلال کا حق نہیں اور اس کو حق نہ ہونا اس لیے ہے کہ اس کا دلیل پکڑنا کسی نہ کسی فساد کو مستلزم ہے۔

سند: جو چیز منع کی تقویت کے لیے ذکر کی جائے اسے سند کہتے ہیں۔

معارضہ: مدمقابل کا اپنے دعویٰ کے خلاف دلیل قائم کرنا معارضہ کہلاتا ہے۔

سوال نمبر ۵:۔ علم مناظرہ کی تعریف، موضوع، غرض، حکم اور حاجت بیان کریں؟

جواب: تعریف مناظرہ: متخاصمین کا دو چیزوں کے درمیان پائی جانے والی نسبت میں توجہ کرنا درستگی کے اظہار کے لیے مناظرہ کہلاتا ہے۔

غرض: اپنے مطلوب تک پہنچنے میں خطاء سے محفوظ رہنا۔

موضوع: اس علم کا موضوع "بحث" ہے اس حیثیت سے کہ اس سے دوسرے پر اپنے مدعیٰ کو ثابت کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۶:۔ مندرجہ ذیل اصطلاحات کا لغوی اور اصطلاحی معنیٰ واضح کریں؟

جواب: تعریفات: البحث: بحث کے تین معانی مصنف نے ذکر کیے ہیں۔ اس جگہ بحث کا اصطلاحی معنیٰ ہے کہ بحث کا اطلاق مناظرہ پر۔

المجادلة: آپس جھگڑنا جو اظہار حق کے لیے نہ ہو بلکہ محض مدمقابل کو لاجواب کرنے کے لیے ہو۔

المدعی: جو اپنے آپ کو اثبات حکم کے لیے پیش کرے۔

العلة: ایک چیز اپنی ماہیت میں یا اپنے وجود میں جس کی محتاج ہو۔

النقض: اس کی تعریف اسی پرچہ کے سوال نمبر ۴ کے تحت گزر چکی۔

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة العالية (بی۔اے۔سال دوم)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1444ھ 2024ء

الوقت المحدد: ثلاث ساعات   الورقة السادسة: الادب العربی   مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں؟

القسم الاول ...... دیوان الحماسه

سوال نمبر ۱:۔ مندرجہ ذیل میں سے چار اشعار کا اُردو میں ترجمہ کریں اور خط کشیدہ پانچ صیغے حل کریں؟

(۱) لکن قومی و ان کانوا ذوی عدد   لیسوا من الشر فی شیء و ان هانا

(۲) فلما صرح الشر   وامسی وهو عریان

(۳) هوای مع الرکب الیمانین مصعد   جنیب و جثمانی بمکة موثق

(۴) وفی الشر نجاة   حین لا ینجیك احسان

(۵) یری الوحشة الانس الانیس و یهتدی   بحیث اهتدت ام النجوم الشوابك

سوال نمبر ۲:۔ مندرجہ ذیل میں سے چار اشعار کا اُردو میں ترجمہ کریں اور خط کشیدہ شعر پر اعراب لگائیں؟

(۱) لخیرها ذروا احساب قومی   و اعدائی فکل قد بلانی

(۲) والله لو لاقیته خالیا   لاب سیفانا مع الغالب

(۳) ولقد رایت الخیل شلن علیکم   شول المخاض ابت علی المتغبر

(۴) وما للمرء خیر فی حیاة   اذا ما عد من سقط المتاع

(۵) بنی عمنا لا تذکروا الشعر بعد ما   دفنتم بصحراء الغمیر القوافیا

القسم الثانی ...... دیوان المتنبی

سوال نمبر ۳:۔ مندرجہ ذیل میں سے تین اشعار کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ میں سے پانچ کے واحد اور جمع لکھیں؟

(۱) ان القتیل مضرجا بدموعه   مثل القتیل مضرجا بدمائه

(۲) یاحبذا المتحملون و حبذا   واد لثمت به الغزالة کاعبا

(۳) کالبحر یقذف للقریب جواهرا   جودا و یبعث للبعید سحائبا

(۴) لکل امری من دهره ما تعودا   و عادات سیف الدولة الطعن فی العدی

(۵) ووضع الندی فی موضع السیف بالعلی مضر کوضع السیف فی موضع الندی

سوال نمبر 4:۔ مندرجہ ذیل میں سے تین اشعار کا اردو میں ترجمہ کریں اور خط کشیدہ الفاظ میں سے پانچ کے معانی لکھیں؟

(۱) ودع کل صوت غیر صوتی فاننی انا الطائر المحکی و الآخر الصدی

(۲) انی لاعلم والطبیب خبیر ان الحیاۃ و ان حرصت غرور

(۳) ملك سنان قناته و بنانه یتباریان دما و عرفا ساکبا

(۴) انت الحبیب و لکننی اعوذ به من ان اکون محبا غیر محبوب

(۵) اذا سال الانسان ایامه الغنی و کنت علی بعد جعلنك موعدا

☆ ☆ ☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء 2024ء

الورقة السادسة: الادب العربی

القسم الاول ...... دیوان الحماسہ

سوال نمبر ۱:۔ مندرجہ ذیل میں سے چار اشعار کا اُردو میں ترجمہ کریں اور خط کشیدہ پانچ صیغے حل کریں؟

(۱) لکن قومی و ان کانوا ذوی عدد لیسوا من الشر فی شیء و ان هانا

(۲) فلما صرح الشر و امسی وهو عریان

(۳) هوای مع الرکب الیمانین مصعد جنیب و جثمانی بمکة موثق

(۴) وفی الشر نجاۃ حین لا ینجیك احسان

(۵) یری الوحشة الانس الانیس و یهتدی بحیث اهتدت ام النجوم الشوابك

جواب: اشعار کا ترجمہ:

۱۔ مگر میری قوم اگرچہ زیادہ تعداد والی ہے لیکن میدان جنگ میں کچھ بھی نہیں اگر چہ وہ جنگ معمولی ہو۔

۲۔ پھر جب لڑائی عام ہوگئی اور ننگی ہوگئی (کھلم کھلا ہوگئی)

۳۔ میرا محبوب یمنی شہسواروں کے ساتھ ان کے پیچھے راستے کی ایک طرف چل رہا ہے حالانکہ میں مکہ میں قید ہوں۔

۴۔ اور جب مجھے بھلائی لپٹ جائے تو میری لپٹ جنگ میں ہی ہے۔

۵۔ وہ (ممدوح) وحشت کو اپنا غمخوار ساتھی دیکھتا ہے وہ وہاں اتر جاتا ہے جہاں کہکشاں کی رسائی ہوتی ہے۔

<u>صیغوں کا حل:</u>

هَانَا: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف اجوف واوی باب نَصَرَ يَنْصُرُ

أَمْسَى: صیغہ واحد غائب فعل ماضی معروف ناقص یائی از باب افعال فعل از افعال ناقصہ۔

مُصْعِدٌ: صیغہ واحد مذکر اسم فاعل از باب افعال

يرى: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم ثلاثی مجرد از باب فَتَحَ يَفْتَحُ

اِهْتَدَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف ناقص یائی از باب اِفْتِعَال

سوال نمبر۲:۔ مندرجہ ذیل میں سے چار اشعار کا اُردو میں ترجمہ کریں اور خط کشیدہ شعر پر اعراب لگائیں؟

(۱) لخبرها ذووا الحساب قومي — واعدائي فكل قد بلاني

(۲) والله لو لاقيته خاليا — لاب سيفانا مع الغالب

(۳) وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْخَيْلَ شَلْنَ عَلَيْكُمْ — شَوْلَ الْمَخَاضِ اَبَتْ عَلَى الْمُتَغَبِّرِ

(۴) وما للمرء خير في حياة — اذا ما عد من سقط المتاع

(۵) بني عمنا لا تذكروا الشعر بعد ما — دفنتم بصحراء الغمير القوافيا

<u>جواب: اشعار کا ترجمہ:</u>

۱۔ تو یقیناً (میری بیوی کو) میری قوم کے اچھے حسب ونسب والے لوگ اور میرے دشمن بتادیں گے کیونکہ سب نے مجھے آزمالیا ہے۔

۲۔ اگر ہم دونوں کی اکیلے ملاقات ہو (جنگ میں) تو خدا کی قسم ہم دونوں کی تلواریں غالب آنے والا لے کر لوٹے۔

۳۔ اور میں نے اپنے گھوڑوں کو تم پر دم اٹھاتے ہوئے دیکھا جیسے حاملہ اونٹنی (دم اٹھا کر) دودھ دوہنے والے کے لیے دودھ نکالنے سے انکار کر دیتی ہے۔

۴۔ اور مرد کے لیے زندہ رہنے میں بھلائی نہیں جب وہ بے کار سامان میں شمار ہونے لگے۔

۵۔ اے ہمارے چچا کے بیٹو! صحراء غمیر میں شعر دفن کر دیئے گئے بعد شعر کہنا چھوڑ دو۔

<u>اعراب:</u>

وَلَقَدْ	رَأَيْتُ	النَّحْلَ	مَقْلَنَ .	عَلَيْكُمْ ،
سُؤْلُ	الْمَخَاضِ أَتَتْ	عَلَى	الْمُنْفَخِرِ	

القسم الثاني ...... ديوان المتنبي

سوال نمبر ۳: - مندرجہ ذیل میں سے تین اشعار کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ میں سے پانچ کے واحد اور جمع لکھیں؟

(۱) ان القتيل مضرجا بدموعه مثل القتيل مضرجا بدمائه

(۲) يا حبذا المتحملون و حبذا واد لثمت به الغزالة كاعبا

(۳) كالبحر يقذف للقريب جواهرا جودا و يبعث للبعيد سحائبا

(۴) لكل امرئ من دهره ما تعودا و عادات سيف الدولة الطعن في العدى

(۵) ووضع الندى في موضع السيف بالعلى مضر كوضع السيف في موضع الندى

جواب: اشعار کا ترجمہ:

۱۔ (محبت میں) مارا ہوا جو لت پت ہے اپنے آنسوؤں میں اس مارے ہوئے کی مانند ہے جو لت پت ہوا ہے اپنے خون میں۔

۲۔ کتنے اچھے ہیں (محبوبوں کو) اٹھانے والے اور کتنی اچھی ہے وادی جس میں بنے نوخیز ہرنی محبوبہ کو بوسہ دیا۔

۳۔ وہ سمندر کی طرح ہے جو قریب والوں کے لیے سخاوت کے جواہرات پھینکتا ہے اور دور والوں کے لیے بادل بھیجتا ہے۔

۴۔ ہر انسان کو زمانے سے وہی ملتا ہے جس کا وہ عادی ہو اور سیف الدولہ کی عادت دشمنوں کو تیر مارنا ہے۔

۵۔ تلوار کی جگہ بخشش ایسے نقصان دہ ہے جیسے بخشش کی جگہ تلوار کا استعمال نقصان دہ ہے۔

خط کشیدہ کے واحد و جمع:

واحد	جمع	واحد	جمع
دمع	دموع	واد	اودية
دم	دماء	سيف	سيوف
متحمل	متحملون	جوهر	جواهر
سحاب	سحائب		

سوال نمبر۴:- مندرجہ ذیل میں سے تین اشعار کا اردو میں ترجمہ کریں اور خط کشیدہ الفاظ میں سے پانچ کے معانی لکھیں؟

(۱) ودع كل صوت غير صوتي فانني — انا الطائر المحكي و الآخر الصدى

(۲) اني لاعلم و اللبيب خبير — ان الحياة و ان حرصت غرور

(۳) ملك سنان قناته و بنانه — يتباريان دما و عرفا ساكبا

(۴) انت الحبيب و لكني اعوذ به — من ان اكون محبا غير محبوب

(۵) اذا سأل الانسان ايامه الغنى — و كنت على بعد جعلنك موعدا

جواب: اشعار کا ترجمہ:

۱۔ اور میری آواز کے علاوہ ہر آواز کو چھوڑ دے اس لیے کہ گانے والا پرندہ میں ہوں اور دوسرے میری صدائے بازگشت ہیں۔

۲۔ میں جانتا ہوں اور ایک عقلمند بھی جانتا ہے کہ زندگی میں خواہ کتنا حرص کروں دھوکہ ہی دھوکہ ہے۔

۳۔ وہ ایسا بادشاہ ہے کہ جس کے نیزوں کے بھالے اور انگلیاں خون اور بارش برسانے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتی ہیں۔

۴۔ تو میرا دوست ہے لیکن میں پناہ مانگتا ہوں کہ میں غیر پسندیدہ محب بنوں۔

۵۔ جب انسان زمانے سے دولت کا سوال کرتا ہے اور تو دور ہو تو وہ تیری ذات کو وعدہ گاہ بنا دیتا ہے۔

الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلصَّدٰی	آواز	اَللَّبِیْبُ	عقلمند
مَلِكٌ	بادشاہ	قِنَاتٌ	نیزے
سَاكِبًا	بہانے والا	مُحِبًّا	محبت کرنے والا
مَوْعِدًا	وعدہ کی جگہ		

☆ ☆ ☆